روزنامہ
# الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۱/۷۶ | منگل ۶ ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ، ۱۵ اخاء ۱۳۷۰ ہش، ۱۵ اکتوبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۳۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنی بدیوں پر نظر کریں

"جو شخص اپنے دل کے چھپے ہوئے حالات کو اپنے اوپر کھولتا ہے اور آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنی بدیوں کو دیکھ لیتا ہے اس کے اندر تقویٰ کا سفر شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے اندر ایک ایسی روشنی پیدا ہو جاتی ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس کے دل کی روشنی کو نورِ الٰہی میں تبدیل فرما دیتی ہے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

## ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکّی زندگی ایک عجیب نمونہ ہے اور ایک پہلو سے ساری زندگی ہی تکالیف میں گذری۔ جنگِ حنین میں آپ اکیلے ہی تھے۔ لڑائی میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنی نسبت رسول اللہ ظاہر کرنا آپ کی کس درجہ کی شوکت، جرأت اور استقامت کو بتاتا ہے۔ مَیں سچ کہتا ہوں کہ انسان جب تک اس کوچہ میں داخل نہ ہو اُسے لذّت ہی نہیں آتی۔ یہ ایک ایسی لذّت ہے جس کی طرف خُدا تعالیٰ ہر (ایمان والے) کو بلاتا ہے۔ جس طرح اور لذّتوں کا مزا چکھتے ہو اس کا بھی مزا چکھو اور تلاش کرنے والے پا لیتے ہیں۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۵۱۷، ۵۱۸)

"دل کی مثال ایک بڑی نہر کی سی ہے جس میں سے اور چھوٹی چھوٹی نہریں نکلتی ہیں جن کو سُوا کہتے ہیں یا راجباہا کہتے ہیں۔ دل کی نہر میں سے بھی چھوٹی چھوٹی نہریں نکلتی ہیں۔ مثلاً زبان وغیرہ۔ اگر چھوٹی نہر یا سُوئے کا پانی خراب اور گندہ اور میلا ہو تو قیاس کیا جاتا ہے کہ بڑی نہر کا پانی خراب ہے۔ پس اگر کسی کو دیکھو کہ اُس کی زبان یا دست و پا وغیرہ میں سے کوئی عضو ناپاک ہے، تو سمجھو کہ اس کا دل بھی ایسا ہی ہے۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۵۲۵)

## وقت کو ضائع نہ کریں اور محنت کی عادت ڈالیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے

"مَیں اپنے بڑوں اور چھوٹوں، مَردوں اور عورتوں بچوں اور بالغوں سے کہتا ہوں کہ وہ اپنے وقت کو ضائع نہ کریں اور محنت کی عادت ڈالیں۔ محنت سے میری مراد صرف محنت کا وہ لفظ نہیں کہ جس کو مَیں بولتا ہوں تو ہمارے کان اس کی لہریں سنتے ہیں مگر نہ تو لوگ سمجھتے ہیں اور نہ کام کرنے کا عزم کرتے ہیں۔ محنت سے میری مراد اس تمہید کی روشنی میں یہ ہے کہ ہم نے ہر اس صلاحیت پر جو خدا تعالیٰ نے ہمیں بخشی ہے زیادہ سے زیادہ بوجھ ڈالنا ہے اور اچھے سے اچھے نتائج نکالنے ہیں۔ جب مَیں کوشش کا لفظ بولتا ہوں تو اس سے میری مراد یہ نہیں ہے کہ ہمیں دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ دراصل دُعا بھی ایک کوشش، ایک تدبیر ہے۔ حضرت (اقدس) ... کا یہ فقرہ مجھ پر تو وجد طاری کر دیتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں (صحیح لفظ تو مجھے یاد نہیں مگر ان کا مفہوم یہی ہے کہ) دُعا تدبیر ہے اور تدبیر دعا ہے۔ غرض دنیا بھی ایک کوشش ہے البتہ یہ صحیح ہے کہ یہ روحانی کوشش ہے مثلاً ہاتھ کی چار انگلیاں ہیں۔ یہ علیحدہ علیحدہ ہوتی ہیں اگر ان میں سے دو کی نشوونما نہ ہو تو چار کی طاقت نہیں رہتی یعنی وہ نتیجہ نہیں نکلتا جو چاروں انگلیوں کے ملنے سے نکلتا تھا۔ اب اگر کسی کی صلاحیت کی چھوٹی انگلی جسمانی طور پر اور شہادت کی انگلی ذہنی طور پر ترقی کر گئی اور مضبوط ہو گئی اور بڑی طاقتور بن گئی لیکن اگر

باقی صـ۷ پر

## اعلان دار القضاء

{صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب بابت ترکہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (امام جماعت احمدیہ الثالث)}

مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب دار الصدر ربوہ نے درخواست دی ہے کہ سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کے ترکہ میں سے مندرجہ ذیل پلاٹ ان کے ورثاء یا حسب استدعا دیگر افراد کے نام منتقل کئے جانے کا فیصلہ صادر کیا جائے:۔

(۱) قطعہ ۱۷/ب ی دار الصدر ربوہ رقبہ ۴ کنال ۱۷۰ مربع فٹ اس قطعہ کا نصف حصّہ جس پر ایک دو منزلہ مکان تعمیر شدہ ہے۔ جس کی نچلی منزل ورثاء کی باہمی تقسیم کے مطابق مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کے نام اور اوپر والی منزل محترمہ صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ کے نام بمعہ دو کنال زمین منتقل ہو گی۔ جبکہ بقیہ دو کنال میں سے مکرم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب والا حصّہ ایک کنال محترمہ صاحبزادی امۃ الحسیب صاحبہ بنت مکرم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کے نام منتقل ہو گا۔ کیونکہ وہ اس کی قیمت مکرم مرزا لقمان احمد صاحب کو ادا کر چکی ہیں۔ بقیہ رقبہ ایک کنال محترمہ صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ کے نام منتقل ہو گا۔

(۲) قطعہ ۱۰-ھ/ی دار الصدر ربوہ رقبہ دو کنال جو ورثاء کی رضامندی اور فیصلہ قضاء مورخہ ۹ جولائی ۱۹۸۵ء کے مطابق مشترکہ طور پر محترمہ سیدہ آپا طاہرہ صدیقہ صاحبہ اور مکرم مرزا فرید احمد صاحب کے نام منتقل ہوا۔ مکرم مرزا فرید احمد صاحب نے اپنا حصّہ محترمہ امۃ المصور صاحبہ بیگم محترم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب کے پاس فروخت کر دیا جو کہ ان کے نام منتقل ہو چکا ہے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۵؍ اخاء ۱۳۷۰ ہش ۱۵؍ اکتوبر ۱۹۹۱ء

# تقویٰ کی حقیقی علامت

تقویٰ کا ہم ذکر تو بہت کرتے ہیں لیکن کیا ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ اس بات کی کیا دلیل ہے یا اس بات کا ثبوت ہے کہ کوئی شخص یا ہم خود بھی۔ متقی ہیں یا نہیں۔ کیا مذہب کی مختلف باتوں پر عمل کرنے سے انسان متقی بن جاتا ہے۔ لیکن مذہب کی باتوں پر عمل کرنے میں تو نیت کا بھی دخل ہوتا ہے۔ اور کسی کی نیت سے ہم واقف نہیں ہو سکتے۔ کوئی شخص خلوص سے کچھ کر رہا ہے یا ریاکاری سے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں:-

"تقویٰ والے پر خدا کی ایک تجلی ہوتی ہے وہ خدا کے سایہ میں ہوتا ہے مگر چاہیئے کہ تقویٰ خالص ہو اور اس میں شیطان کا کوئی حصّہ نہ ہو ورنہ شرک خدا کو پسند نہیں اور اگر کچھ حصّہ شیطان کا ہو تو خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ سب شیطان کا ہے۔"

حضرت اقدس کے اس ارشاد سے پتہ چلتا ہے کہ تقویٰ کی صورت میں انسان پر اللہ تعالیٰ کی تجلی ہونی چاہیئے اور اس پر خدا کا سایہ ہونا چاہیئے۔ یہی سب سے بڑی علامت ہے تقویٰ کی۔ اور اس قسم کے تقویٰ سے سب سے پہلے انسان کو خود پتہ لگتا ہے۔ لوگوں کی آنکھوں سے تو یہ بات بھی چھپی رہتی ہے کہ کس پر خدا کی تجلی ہے اور کس پر خدا کا سایہ ہے۔ وہ نور روشنی کو ظلمت اور ظلمت کو روشنی کہہ سکتے ہیں۔ اسی لئے تو خدا کے پیاروں کو عدم پہچان کی وجہ سے دُکھ دیئے جاتے ہیں انہیں راندۂ درگاہ کہا جاتا ہے وہ خود اپنے زندہ خدا کی تجلی محسوس کرتے ہیں اور انہیں اس بات کا یقین ہوتا ہے کہ خدا کا سایہ ان پر ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کس تحدی سے فرمایا کرتے تھے کہ مولا کریم میری پشت پر ہے۔ حضور کو اپنے اندر اللہ تعالیٰ کی تجلی روزِ روشن کی طرح نظر آتی تھی اور اللہ تعالیٰ کا سایہ یقین کے ساتھ دکھائی دیتا تھا۔

پس کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ ہمارے اقوال و اعمال ایسے ہوں کہ ہمارے اندر خدا تعالیٰ کی تجلی پیدا ہو اور ہم پر اس کا سایہ رہے۔ یہی ہمارے تقویٰ کا حقیقی ثبوت ہے جس کے متعلق کسی سے کچھ پوچھنے کی ضرورت نہیں۔

---

رہتی ہے مرے دل میں ملاقات کی خواہش
گو مجھ کو خبر ہے کہ وہاں جا نہیں سکتا
باقی تو ہر اک چیز سے مُنہ موڑ لیا ہے
کیا دولتِ دیدار بھی مَیں پا نہیں سکتا

——— ابو الاقبال

---

○

رنگ و بُو کا سفر تمام ہوا
پھُول سے پھُول ہم کلام ہوا

مَیں مقامی ہوں اَور کہیں بھی نہیں
تُو ہوا اَور بے مقام ہوا

گِر گیا جو تری نظر سے گِرا
جس کو تُو نے چُنا امام ہوا

جب ہوا تیرے نام پر پیارے
ہم فقیروں کا قتلِ عام ہوا

آپ آقاؤں کے بھی ہیں آقا
مَیں غلاموں کا بھی غلام ہوا

جیسے سچ مچ ہی آگئے ہوں آپ
آہٹوں کا وہ اژدھام ہوا

مجھ کو خلعت ملی اسیری کی
عشق کا جُرم میرے نام ہوا

آئینے آئینوں سے ٹکرائے
عکس سے عکس ہم کلام ہوا

لاکھ سمجھایا لاکھ دھمکایا
دلِ وحشی مگر نہ رام ہوا

ہم بھی جائیں گے سَر کے بَل مضطرؔ
وصل کا جب بھی اذنِ عام ہوا

چوہدری محمد علی

---

## تدبیر بھی ایک مخفی عبادت ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"یاد رکھو تدبیر بھی ایک مخفی عبادت ہے۔ اس کو حقیر مت سمجھو۔ اس سے وہ راہ کھُل جاتی ہے جو بدیوں سے نجات پانے کی راہ ہے۔ جو لوگ بدیوں سے بچنے کی تجویز اور تدبیر نہیں کرتے ہیں وہ گویا بدیوں پر راضی ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ ان سے الگ ہو جاتا ہے۔" (ملفوظات جلد نمبر ۷ صفحہ ۲۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاد سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

# علمی مسائل

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دنیا میں بعض ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جنہیں خدا تعالیٰ نے لوگوں کیلئے نمونہ کے طور پر پیدا کیا ہوتا ہے۔ میں نے خود حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) سے سنا ہے کہ کسی نے ایک بزرگ سے سوال کیا کہ کتنے روپوؤں پر زکوٰۃ فرض ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ تمہارے لیئے یہ مسئلہ ہے کہ تم چالیس روپے میں سے ایک روپیہ زکوٰۃ دو۔ اس نے کہا "تمہارے لیئے" کا کیا مطلب ہے۔ کیا زکوٰۃ کا مسئلہ بدلتا رہتا ہے؟ انہوں نے کہا۔ ہاں۔ تمہارے پاس چالیس روپے ہوں تو ان میں سے ایک روپیہ زکوٰۃ دینا تمہارے لیئے ضروری ہے۔ لیکن اگر میرے پاس چالیس روپے ہوں تو مجھ پر اکتالیس روپے دینے لازمی ہیں۔ کیونکہ تمہارا مقام ایسا ہے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم کماؤ اور کھاؤ۔ لیکن مجھے وہ مقام دیا ہے کہ میرے اخراجات کا وہ آپ کفیل ہے۔ اگر بیوقوفی سے میں چالیس جمع کر لوں تو میں وہ چالیس روپے بھی دوں گا اور ایک روپیہ جرمانہ بھی دونگا۔

غرض بعض لوگوں کا فرض ہوتا ہے کہ وہ صرف دین کی طرف اپنی توجہ رکھیں۔ لیکن باقی دنیا کا صرف یہی مقام ہے کہ وہ دنیا کمائیں اور اپنے مال اور وقت کا کچھ حصہ مناسب نسبت کے ساتھ عبادت اور دین کے کاموں میں لگائیں۔ وہ ذکر الٰہی کریں۔ وظائف کریں۔ تہجد پڑھیں اور استغفار اور دعاؤں سے کام لیں۔ قارون کو بھی اس کی قوم کے نیک افراد نے یہی نصیحت کی کہ ہم تمہیں یہ نہیں کہتے کہ تم اپنی تمام دولت خدا تعالیٰ کے لیئے خرچ کر دو بلکہ ہماری نصیحت یہ ہے کہ تمہارا اصل مقصد تو دارِ آخرت ہونا چاہیئے۔ اور اس کے لیئے تمہیں اپنے اموال خرچ کرنے چاہئیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اپنی اور اپنے خاندان کی ترقی کے لیئے بھی بے شک کوشش کرو۔ اور اپنے اموال کا ایک حصہ اس کے لئے مخصوص کر لو۔ یہ ناجائز امر نہیں۔ ناجائز امر یہ ہے کہ تم خدا کو بھول جاؤ اور صرف دنیا کو ہی اپنا مطلوب قرار دے دو۔ پھر انہوں نے کہا تو لوگوں سے نیک سلوک کر اور ان کو اپنے مال اور اپنے علم اور اپنے رسوخ میں شریک کر۔ کیونکہ تجھ پر اللہ تعالیٰ نے احسان کیا ہے۔ یعنی جن قوتوں اور طاقتوں سے تو نے کمایا ہے اور جن چیزوں کے ذریعہ سے تو نے عزت اور شہرت حاصل کی ہے۔ وہ سب کی سب اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ہیں اور تجھے بطور احسان ملی ہیں۔ پس جسطرح تجھ پر احسان کیا گیا ہے۔ تیرا بھی فرض ہے کہ تو لوگوں سے احسان کے ساتھ پیش آ۔ اور زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش نہ کر کیونکہ اللہ تعالیٰ شریر اور مفسد لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔ آخر یہ سیدھی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کا خالق اور اس کا رب ہے۔ جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں فساد برپا کرنے کی کوشش کرے گا تو اس مخلوق کا خالق اور رب فساد کرنے والے سے کس طرح محبت کرے گا؟ اگر کسی بچہ سے انسان کو نفرت ہو تو اس کی ماں کبھی نفرت کرنے والے سے پیار نہیں کر سکتی۔ جب تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی ہے تو صاف ظاہر ہے کہ جو شخص فساد ڈلواتا ہے اور لوگوں کی آپس میں لڑائیاں کرواتا رہتا ہے۔ خدا تعالیٰ اسے کبھی پسند نہیں کر سکتا۔ انگریزی میں ایک حکایت مشہور ہے کہ کسی شخص کو ایک عورت سے عشق ہو گیا۔ وہ عورت بیوہ تھی اور وہ اس سے شادی کرنا چاہتا تھا۔ مگر یوروپین طریق کے مطابق خالی پیغام سے شادی نہیں ہو سکتی۔ ضروری تھا کہ پہلے اسے اپنی طرف متوجہ کیا جائے کیونکہ یوروپ کے لوگوں میں مرد عورت کی دوستی کے بعد شادی ہوتی ہے پہلے نہیں۔ وہ اسے اپنی طرف راغب کرنے کی بڑی کوشش کرتا مگر اسے کامیابی حاصل نہ ہوتی۔ آخر اس نے اپنے کسی دوست سے ذکر کیا کہ مجھے اس اس طرح فلاں عورت سے محبت ہے اور میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ مگر وہ میری طرف توجہ ہی نہیں کرتی۔ اس نے کہا۔ عورت کا کوئی بچہ ہے یا نہیں۔ اس نے کہا بچہ تو ہے۔ تو اس نے کہا کہ پھر محبت میں کونسی مشکل ہے بچہ کو اٹھا کر اس سے چند دن پیار کرو عورت تم سے خود بخود بے تکلف ہو جائے گی۔ تو جس سے کسی کو محبت ہو اس سے نفرت رکھنے سے کبھی اس شخص کی محبت حاصل نہیں کی جا سکتی۔

## لجنہ کالم

دوسرا مسئلہ دعا کا ہے۔ یہ ایسا ہتھیار ہے کہ جہاں پڑے کاٹ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے کہ اے میرے رسول ہمارے بندوں سے کہہ دے کہ میرا رب تمہاری کیا پرواہ کرتا ہے اگر تم دعا سے اس کے ساتھ تعلق نہ رکھو۔ مگر افسوس ہمارے ملک میں دعا کی ایسی بے قدری ہوئی ہے کہ ٹوٹی جوتی کی بھی نہ ہوتی ہو حالانکہ دین حق نے اپنے پیروکاروں کو یہ ایک ایسا ہتھیار دیا ہے جس پر وہ جتنا بھی ناز کرتے کم تھا۔ دعا خالق اور مخلوق کے مابین واسطے کی سیڑھی ہے۔ ایک دفعہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک کھائی کھدی ہوئی ہے اور بھیڑیں لیٹی ہوئی ہیں گویا ذبح کرتی ہیں۔ جب حضرت اقدس وہاں پہنچے تو ان لوگوں نے کہا کہ ہم آپ کے منتظر تھے کہ ان کو ذبح کریں۔ اس وقت کشفی طور پر آپ کو معلوم ہوا کہ بھیڑیں گنہگار انسان ہیں۔ پھر آواز آئی کہ میرے رب کو اس بات کی کیا پرواہ ہے اگر تم مجھ سے دعا نہیں کرتے۔ خدا سے دعا کرو کہ تمہاری سختیاں معاف ہوں۔ گویا سخت سے سخت مشکلات کا حل دعا سے ہو سکتا ہے۔ اگر دعا نہ ہوتی تو انسانی زندگی بالکل بے کیف جاتی۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے کیا لطیف فرمایا کہ انسان روٹی سے نہیں خدا کے کلام سے زندہ رہتا ہے۔ پس خدا کا علم اور اس کے بعد دعا انسانی زندگی کے لئے ضروری ہیں۔ اس کے بغیر تمہاری زندگیاں بیکار۔ تمہارے کام بے ثمر ہیں یہ مت خیال کرو۔ دنیا میں بڑے بڑے بادشاہ خدا کو نہیں مانتے اور پھر بھی بڑے خوش نصیب ہیں۔ یہ صحیح ہے۔ مگر بادشاہت کوئی کامیابی نہیں۔ اگر کوئی اس پر گھمنڈ کرتا ہے تو اس کی بے وقوفی ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جس طرح ایک کس مپرس چوہڑا جان کندنی یا تکلیف جسمانی کے وقت درد و کرب سے کراہتا ہے۔ اسی طرح ایک طاقتور مگر خدا کو نہ ماننے والا بادشاہ بھی۔

نبیوں کی زندگی دیکھو کہ جن کو زمانہ کے شدومد کی کچھ پرواہ نہیں۔ دکھوں کا غم نہیں۔ مصائب میں سینہ سپر بھی ہیں۔ اور بے فکر بھی۔ غرض ان کا دل اس طرح مطمئن ہے کہ تمام جہان کی بادشاہت حاصل کر کے ایک دنیاوی بادشاہ کا بھی نہیں ہو سکتا۔ وجہ یہ ہے کہ دنیاوی بادشاہ کا بھروسہ اسباب مادی پر ہوتا ہے۔ مگر خدا کے فرستادہ کا چونکہ خدا کے ساتھ تعلق مضبوط ہوتا ہے پس وہ اپنے اس حامی کی حمایت میں ہر طرح بے فکر رہتا ہے۔ گو اس کے پاس مادی اسباب کی قلت ہو۔ بلکہ نہ ہونے کے برابر۔ مگر اس کی مسرت اور اس کے اطمینان کو کوئی نہیں پا سکتا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پاس کون سی سلطنت یا طاقت تھی مگر آپ مصائب اور شدائد زمانہ سے بے فکر تھے زار روس جو ایک نہایت بلند مرتبہ بادشاہ تھا اس کے متعلق آپ نے (اللہ تعالیٰ سے۔ فرمایا) کہ وہ نہایت بے کسی کی حالت میں تباہ ہو گا۔ پھر اسی طرح ہوا۔ اب شہنشاہ زار کی پہلی قوت دیکھو۔ پھر اس کے بعد اس کی بے کسی۔ پس معلوم ہوا کہ دنیا کے بادشاہوں کی کچھ حقیقت نہیں ہوتی۔ وہ بالکل مردہ بدست زندہ کی مثال ہیں۔ مگر خدا کے پیارے ہر طرح با اقتدار۔

ایک ولی بزرگ کا واقعہ ہے جو دہلی میں رہتے تھے۔ بادشاہ وقت ان سے ناراض ہو گیا۔ کہیں دہلی سے باہر گیا ہوا تھا دشمن نے کوئی چغلی لگائی اور بادشاہ نے فیصلہ کیا کہ دہلی پہنچتے ہی اس بزرگ کو سزائے موت دوں گا۔ لوگوں نے آپ سے کہا کہ آپ بادشاہ کے آنے سے پہلے ہی یہاں سے کہیں چلے جائیں یا معافی مانگیں مگر آپ خاموش رہے۔ یہاں تک کہ بادشاہ دہلی کے قریب پہنچ گیا۔ خبریں آتی تھیں کہ بادشاہ ان بزرگ پر غضبناک ہو رہا ہے اور آتے ہی عبرت ناک سزا دے گا۔ خیر خواہوں نے پھر وہی مشورہ دیا۔ مگر آپ نے کہا آنے دو۔ ہو گا کیا۔ آخر بادشاہ ہے خدا تو نہیں۔ یہاں تک کہ سنا گیا کہ کل صبح بادشاہ کی سواری شہر میں داخل ہو گی۔ بادشاہ دہلی کے بہت نزدیک ہے۔ مگر ان بزرگ نے بڑے اطمینان سے فرمایا۔ ہنوز دلی دور است۔ سننے والے حیران تھے کہ بادشاہ چند لمحوں میں آیا چاہتا ہے۔ یہ دلی دور بتاتے ہیں مگر اسی رات کو بادشاہ قولنج سے مر گیا اور اسے دلی میں داخل ہونا نصیب ہی نہ ہوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات

# جرائم کا رخ

کسی نے کہا ہے کہ اب جرائم کا رخ بدل گیا ہے پہلے جن جرائم کا ارتکاب کیا جاتا تھا ان کا باعث یا ذاتی عناد ہوتا تھا یا جائیداد کے جھگڑے یا جنسی رجحانات۔ اور یہ سب کے سب سول مقدمات میں آتے تھے۔ ایسا بہت کم ہوتا تھا کہ کہیں کسی شخص کو قتل کر دیا گیا ہو۔ اور ہفتوں تک اس محلے یا اس خطے کا سکون برباد ہو گیا ہو۔ مختلف قوموں کے افراد اکٹھے رہتے تھے اور خلوص اعتماد کے ساتھ ایک دوسرے سے ملتے تھے۔ لیکن اب حالات بدل گئے ہیں اور جرم کی نوعیت زیادہ تر سیاسی تشدد کا حصہ بن گئی ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ سیاسی جماعتوں کے افراد کالجوں اور سکولوں کے طلباء کی یونینز اور تشدد پسند لوگوں کے گروہ اب جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اور یہ خطرہ اس حد تک شدید ہو گیا ہے کہ پولیس کا کہنا ہے کہ کراچی سے کئی لوگ اپنا وطن چھوڑ کر کسی اور ملک میں آباد ہو جانا چاہتے ہیں۔ گذشتہ دنوں صحافیوں نے ایک دن کی مکمل ہڑتال کی تاکہ وہ اس بات پر احتجاج کر سکیں کہ صحافیوں پر حملے ہو رہے ہیں۔ خاص طور پر اس ہڑتال کا باعث صلاح الدین صاحب ایڈیٹر ہفت وار تکبیر کے گھر کو آگ لگانا تھا۔ اگرچہ اس موقعہ پر پولیس جائے واردات کے لئے دوڑی تو سہی لیکن وہاں پر جو لوگ ہجوم کی صورت میں اکٹھے تھے۔ وہ تشدد پر آمادہ ہو گئے۔ اور ایک شخص ہلاک ہو گیا اور تین زخمی ہو گئے۔ اس سلسلے میں صلاح الدین صاحب کے خلاف قتل کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ اسی طرح ایک اور اردو قومی اخبار کے دفتر پر بھی حملہ ہوا۔ سامان لوٹا بھی گیا۔ ایک صحافی کامران خان پر بھی حملہ کیا گیا اور اسی طرح ایک اور لیڈی صحافی نفیسہ ہیر بھائی جی حملے کا شکار ہوئیں۔ غرضیکہ اب جرائم کا رخ بہت حد تک بدل چکا ہے۔ اور چونکہ پولیس کے خیال کے مطابق ان جرائم کے مرتکب لوگوں کا تعلق کسی نہ کسی پارٹی سے ہوتا ہے اس لئے لوگوں کے دلوں میں پہلے سے زیادہ خوف پیدا ہو گیا ہے۔ اور اگر پولیس کی یہ بات سچ ہے کہ کچھ لوگ اپنا وطن چھوڑ کر کسی اور ملک میں بسنا چاہتے ہیں تو یہ بات انتہائی طور پر افسوسناک ہے۔

## پتھراؤ

صوبہ سرحد کے سابق گورنر اور سابق وزیر اعلیٰ لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) فضل حق کے جنازہ سے واپسی پر قریباً ایک سو کے ہجوم نے ایران کے ثقافتی مرکز جو سر سید روڈ پر واقع ہے پر پتھر برسائے۔ انہوں نے کچھ نعرے بھی لگائے تو اگرچہ پوری طرح واضح تو نہیں تھے لیکن وہ یہ ظاہر کرتے تھے کہ لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) فضل حق کے قتل میں ان کے خیال میں کس کا ہاتھ ہے۔ اگرچہ اس پتھراؤ سے بہت زیادہ نقصان تو نہیں ہوا لیکن روشنیوں کو ضرور نقصان پہنچا۔ بلب اور دیگر روشنیاں ٹوٹ پھوٹ گئیں۔ اگرچہ پتھراؤ تو خاصی دور سے کیا جا رہا تھا۔ لیکن سنا گیا ہے کہ بعض پتھر اس مرکز کے اندر گرے۔ فرنٹیئر کانسٹیبلری نے ہوائی گولیاں چلائیں (خالی گولیاں) اور اس طرح اس ہجوم کو منتشر ہونے پر مجبور کر دیا۔ اس موقعہ پر کسی شخص کو حراست میں نہیں لیا گیا۔ البتہ اس واقعہ کے بعد بھی پولیس اور کانسٹیبلری ایرانی ثقافت اور کونسل جنرل کی رہائش گاہ پر متعین کر دی گئی اور انہیں مسلح کیا گیا تاکہ کوئی ہجوم زیادہ شرارت میں کامیاب نہ ہو سکے۔

## سعودی حکمران

لندن (جنگ نیوز) سعودی عرب کے شاہ فہد پر مذہبی اداروں کی طرف سے شدید دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ وہ ملکی اداروں میں بڑے پیمانے پر اسلامی اصلاحات نافذ کریں۔ برطانوی اخبار "انڈی پینڈنٹ" کے مطابق اس مسئلہ پر شاہی خاندان کے اندر گہرے اختلافات پیدا ہو گئے ہیں مذہبی علماء غیر متوقع طور پر شاہ فہد کی حکومت پر کڑی تنقید کر رہے ہیں۔ ان میں سے بعض نے مظاہرے کروائے ہیں ان کے بعض ساتھیوں کی رہائی کے بعد شدید احتجاج کیا جا رہا ہے۔ مطوعے (مذہبی پولیس) جس طرح سے سخت رویہ اختیار کر رہے ہیں اس کی وجہ سے شاہ فہد کی سبکی ہو رہی ہے گذشتہ ہفتہ یہ کچھ مطوعے ریاض کے ایک گھر کے اندر داخل ہو گئے اور انہوں نے شاہ فہد کے سرکاری ترجمان محمد عنانی کو گرفتار کر لیا اور دعویٰ کیا کہ عنانی گھر میں شراب پی رہے تھے اس کے دو روز بعد انہوں نے جدہ میں ایک ہوٹل کے باہر ایک جوڑے کو روک لیا اور مرد کو زدوکوب کیا جو دراصل شہزادہ ستام بن عبد العزیز کا بیٹا تھا۔ شاہ فہد کے جو مذہبی حواری تھے وہ اب ساتھ چھوڑ رہے ہیں اور مخالف لوگوں کا ساتھ دے رہے ہیں مذہبی لیڈروں کے سپریم بورڈ اور علماء کی تنظیم کے ایک رکن نے جو قبل ازیں شاہی خاندان کی بقا کا مذہبی جواز پیش کرتے تھے۔ شاہی خاندان کے بعض اقدامات پر شدید تنقید کی ہے۔ تقریباً دس روز قبل سیکورٹی فورس کے ساتھ تصادم ہو گیا تھا اور چھ افراد کو گرفتار کر لیا گیا تھا۔ جب مذہبی لیڈر اور مطوعے ہزاروں مظاہرین کی قیادت کر رہے تھے انہوں نے شاہ کے سوتیلے بھائی اور قاسم کے گورنر شہزادہ عبد اللہ بن عبد العزیز کی مذمت کی شہزادہ عبد اللہ نے دو اماموں شیخ فہد سلمان العودہ اور شیخ عبد اللہ الجلالی کو جمعہ کا خطبہ دینے سے منع کر دیا تھا کیونکہ وہ سعودی خاندان کی آمرانہ حکومت اور سعودی عرب میں امریکی فوجوں کی موجودگی پر شدید تنقید کرتے تھے۔ گورنر نے ان اماموں کو دھمکی دی کہ قرآن کی اس آیت پر عمل کیا جائے گا جس میں کہا گیا ہے کہ جو لوگ فساد پیدا کریں انہیں نکال دیا جائے جلوس کے بعد ہونے والی گرفتاریوں کے ردعمل میں شاہ فہد کو تقریباً ایک سو احتجاجی ٹیلیگرام ہر روز موصول ہوتے ہیں۔ مذہبی لیڈروں کے ایک اور گروپ نے جو قبل ازیں شاہ فہد سے مطالبہ کر چکا ہے کہ انقلابی تبدیلیاں کی جائیں۔ اس نے اب یہ مطالبہ کیا ہے کہ شہزادہ عبد اللہ کو برطرف کر دیا جائے شیخ بن باز نے جنہوں نے ایک مرتبہ اعلان جاری کیا تھا کہ زمین کرہ کی طرح گول نہیں ہے بلکہ چپٹی ہے اور اسے کرہ کہنا مذہبی توہین کے مترادف ہے قاسم سے ان دونوں اماموں کے نام حمایت کا خط ارسال کیا ہے اور شاہ فہد کے بھائی کے خلاف ان کی جدوجہد کی تعریف کی ہے شاہی خاندان کے بعض اراکین نے شاہ فہد پر دباؤ ڈالنا شروع کیا ہے کہ ان باغی مذہبی لیڈروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے ان اراکین میں شاہی خاندان کے امریکہ نواز اراکین شامل ہیں جن میں سے شہزادہ سلطان اور ان کے دو بیٹے، شہزادہ خالد کمانڈر مسلح افواج اور واشنگٹن میں سفیر شہزادہ بندر قابل ذکر ہیں تاہم شاہ فہد کو حج سے قبل ان علماء کی حمایت درکار ہے۔ دوسری طرف شاہی خاندان کا دوسرا گروپ جس میں ولی عہد شہزادہ عبد اللہ اور ریاض کے گورنر شہزادہ سلمان جو فیملی کونسل کے بھی سربراہ ہیں علماء کی حمایت محض اس لئے کر رہے ہیں کہ وہ شہزادہ سلطان اور ان کے بیٹوں سے حسد کرتے ہیں کیونکہ خلیجی جنگ میں ان کی بڑی پبلسٹی ہوئی تھی۔ سعودی حلقوں کے مطابق شاہ فہد علماء کے ساتھ سمجھوتہ کرنا چاہتے ہیں اور اس مقصد کے لئے ایسی اطلاعات بڑی احتیاط سے عام کی جا رہی ہیں کہ حج کے فوراً بعد مشاورتی کونسل کا اعلان ہو گا جس میں علماء کو اکثریتی نشستیں دی جائیں گی۔

(روزنامہ "جنگ" لندن ۳۰ مئی ۱۹۹۱ء)

## ہر شخص اپنے فرض کو سمجھے

حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے، نے ۱۹۴۴ء میں فرمایا:۔

"ہر شخص اپنے فرض کو سمجھے اور پھر رات اور دن اس فرض کی ادائیگی میں اس طرح معروف ہو جائے جس طرح ایک پاگل اور مجنوں تمام اطراف سے اپنی توجہ کو ہٹا کر صرف ایک بات کے لئے اپنے تمام اوقات کو صرف کر دیتا ہے۔ جب تک رات اور دن انصار اللہ اپنے کام میں نہیں لگے رہتے۔ جب تک رات اور دن اطفال الاحمدیہ اپنے کام میں نہیں لگے رہتے اور اپنے مقصد کو پورا کرنے کے لئے تمام اوقات کو صرف نہیں کر دیتے اس وقت تک ہم اپنی اندرونی تنظیم مکمل نہیں کر سکتے اور جب تک ہم اپنی اندرونی تنظیم کو مکمل نہیں کر لیتے اس وقت تک ہم بیرونی دنیا کی اصلاح اور اس کی خرابیوں کے ازالہ کی طرف پوری طرح توجہ نہیں کر سکتے"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۹ ستمبر ۱۹۴۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

# کاغذی ہے پیرہن

ٹیلیفون کی گھنٹی بجی۔ مَیں نے اٹھایا اور دوسری طرف سے آواز آئی۔ امری عبیدی بول رہا ہوں۔ کیا یہ احمدیہ مشن ہاؤس ہے۔ میرے اثبات کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ میں امریکہ سے آیا ہوں۔ واپس مشرقی افریقہ جا رہا ہوں آپ سے ملاقات کا خواہاں ہوں۔ یہ سنتے ہی میں نے ان سے کہا کہ میں بلا تاخیر آپ کے پاس پہنچنے والا ہوں امید ہے کہ آپ مشن ہاؤس دیکھنا پسند کریں گے۔ یہاں جماعت کے دیگر عمائدین سے بھی آپ کی ملاقات ہو جائے گی۔ وہ نہایت خوش دلانہ طور پہ ہنستے کہنے لگے آپ کا بہت بہت شکریہ۔ میں چند منٹوں میں فیڈرل پیلس ہوٹل پہنچ گیا۔ اور وہاں سے انہیں مشن ہاؤس لے آیا۔ یہاں پر پہلے ہی سے کچھ دوست جمع تھے ان میں صدر جماعت مسٹر ایس۔ او۔ بکری۔ جنرل سیکرٹری مسٹر حمزہ۔ او۔ سینالو اور لیگوس کی بیت الاحمدیہ کے امام مسٹر آئی ڈی۔ اولوکوڈانا۔ مسٹر ایم او انی بابا۔ جن کے متعلق پہلے بعض تصاویر کے سلسلے میں ذکر کیا جا چکا ہے کہ وہ ایک اچھے انگریزی دان تھے اور سلسلے کے لئے خاصے مفید کام کرتے تھے۔ یہ سب دوست موجود تھے۔ محترم امری عبیدی صاحب نے کچھ باتیں مشرقی افریقہ کی بتائیں کچھ باتیں مغربی افریقہ کی سنیں اور مجھ سے مخاطب ہو کر کہنے لگے آپ لوگوں کو خدا کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ آپ مغربی افریقہ میں خدمات دینیہ سرانجام دے رہے ہیں یہاں ہر قسم کے اختلاف کے باوجود آپ کو ملک کا اول درجے کا شہری سمجھا جاتا ہے انہوں نے یہ تو نہیں کہا کہ امریکہ میں کیا کیفیت ہے لیکن صاف پتہ چلتا تھا کہ وہ امریکہ میں چند روزہ قیام کے بعد جو تاثر لے کر آئے ہیں وہ یہی ہے کہ افریقہ میں کام کرنے والے پاکستانی بدرجہا بہتر زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ویسے یہ ہم نے پہلے سن رکھا تھا کہ امریکہ میں بعض ہوٹلوں میں مکرم خلیل احمد صاحب ناصر جو خدا کے فضل سے خاصے سفید رنگ تھے کو اس لئے ہوٹل میں داخلے کی اجازت نہیں ملتی تھی کہ ان کے بال گھونگریلے تھے اور ان کے مقابلے میں مکرم عبدالقادر صاحب ضیغم جو خاصے سانولے تھے۔ "خاصے" کا لفظ تو ویسے کاٹا بھی جا سکتا ہے لیکن چونکہ ہمارے بہت عزیز دوست تھے اس لئے اگر ہم نے یہ لفظ استعمال کر ہی لیا ہے تو رہنے ہی دیا جائے۔ تو کوئی حرج نہیں۔ ان کے سر کے بال بالکل سیدھے تھے انہیں ہوٹل میں جانے کی اجازت مل جاتی تھی۔

بہرحال جب مکرم امری عبیدی صاحب نے مغربی افریقہ میں کام کرنے والے پاکستانیوں کو مبارکباد دی تو ہم سمجھ گئے کہ وہ امریکہ سے کسی حد تک بددل ہو کر آئے ہیں۔ ویسے بھی اُن دنوں امریکہ میں سفید فام اور سیاہ فام لوگوں کے آپس میں جھگڑے چل رہے تھے اور جیسا کہ سب لوگ جانتے ہیں ان جھگڑوں میں قانونی طور پہ سفید فام بالا تھے اور جسمانی طور پر سیاہ فام۔ اگرچہ مشن ہاؤس میں وہ زیادہ دیر تو قیام نہ کر سکے لیکن جتنا بھی انہوں نے قیام کیا اس میں بڑی دلچسپ باتیں ہوئیں۔ انہوں نے اپنی زندگی کے متعلق بعض ایسی ایسی باتیں بتائیں کہ ہمارے نوجوانوں کے لئے مشعل راہ ثابت ہو سکتی تھیں۔ انہیں بعض دیگر عمائدین سے بھی ملایا گیا۔

ہمارے لئے تو ان سے ملاقات ایک نعمت غیر مترقبہ تھی ہی دوسرے دوستوں نے بھی ان سے ملاقات کر کے نہایت خوشی کا اظہار کیا کہ مشرقی افریقہ کے ایک نامور سپوت ان کے درمیان موجود ہیں۔

اس دفعہ نائیجیریا میں ان کا قیام نہایت قلیل تھا اور وہ جلد ہی مغربی افریقہ سے مشرقی افریقہ کے لئے روانہ ہو گئے لیکن اس کے اڑھائی ماہ بعد ایک دفعہ پھر سے یہی آواز سنی اور ہم نے وہاں جا کر انہیں فوری طور پر مشن ہاؤس میں لانے کا انتظام کر لیا اس قیام کے دوران انہیں لیگوس کی احمدیہ بیت الحمد میں ایک جمعہ پڑھانے کا موقعہ بھی ملا۔ اپنے مختصر سے خطبہ میں مکرم امری عبیدی صاحب نے اپنی خوش قسمتی کا اظہار کیا کہ وہ احمدیہ جماعت کے ایک فرد ہیں اور ربوہ میں تعلیم حاصل کر چکے ہیں اور اب اپنی موجودہ پوزیشن میں دنیا کے مختلف ملکوں میں جا کر احمدیہ جماعتوں سے واقفیت پیدا کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ آپ نے نائیجیریا کے احمدیوں کو یقین دلایا کہ ان کا مستقبل نہایت شاندار ہے۔ وہ حضرت امام جماعت الثانی (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) کی تقریر سے خاصے متاثر نظر آتے تھے۔ جو حضور نے مکرم الحسن عطا صاحب (غانا) کی ربوہ آمد پر ۱۹۵۱ء میں فرمائی تھی۔ اس میں آپ نے بڑے واضح الفاظ میں یہ فرمایا تھا کہ افریقہ کے لوگوں کے دن پھرنے والے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ آئندہ کی تہذیب اور تمدن ان لوگوں کے دلوں سے پھوٹے گا۔ آپ نے افریقنوں کے اخلاق اور وفا اور جذبہ ایمان کا ذکر فرمایا اور انہیں اس بات کا یقین دلانے کے لئے (قرآن مجید سے استنباط کرتے ہوئے) بتایا کہ وہ اب زیادہ دیر دوسروں سے پیچھے نہیں رہیں گے۔

مکرم امری عبیدی صاحب نے احمدیہ جماعت نائیجیریا کو تلقین کی کہ وہ امامت کی اتباع کرتے ہوئے ہر ممکن کوشش کریں کہ ان کے ارد گرد بھی لوگوں کا کردار بلند ہو۔ اور مل جل کر اپنے وطن کا نام اور اس کی شان بلند کریں آپ نے نوجوانوں کو خاص طور پر اس امر کی طرف متوجہ فرمایا کہ آنے والا کل ان کے ہاتھ میں ہے۔ انہیں نہایت ہوشیاری اور بیداری کے ساتھ اپنے مستقبل کی طرف رواں دواں رہنا چاہئے۔ تعلیم کی اہمیت اجاگر کرتے ہوئے آپ نے اپنی مثال بھی دی کہ انہوں نے اپنی دینی تعلیم کے فروغ کے لئے ربوہ کا سفر اختیار کیا اور اپنے ملک میں بھی اپنے علم سے جماعت کو ہر ممکن طریق پر فائدہ پہنچانے کی کوشش کی۔ قرآن مجید کا سواحیلی ترجمہ جو محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے کیا تھا۔ اس میں محترم امری عبیدی صاحب کی معاونت بھی شامل تھی۔

ہوتے ہوتے محترم امری عبیدی صاحب دین کا ایک ستون بن گئے اور سیاست میں بھی نائب وزیراعظم کے عہدے پر پہنچ گئے۔

اس وقت جو تصویر پیش نظر ہے اس میں مکرم امری عبیدی صاحب کے علاوہ وفاقی حکومت نائیجیریا کے ایک وزیر الحاجی توجو بامالی اور محترم ڈاکٹر کرنل سید محمد یوسف شاہ صاحب موجود ہیں۔ ان کے علاوہ کینیا کے ایک پاکستانی دوست مسٹر یوسف اور ان کے ایک اور پاکستانی ساتھی اور ایک شامی ساتھی۔ یہ تینوں افراد مشرقی افریقہ سے مغربی افریقہ اس لئے تشریف لائے تھے کہ یہاں سے ملیریا کو ختم کرنے کی تدابیر کا کورس مکمل کریں۔ یہ بھی امری عبیدی صاحب کے ساتھ اس تصویر میں موجود ہیں اور ایک اور شخص جو حکومت کا کارکن ہے لیکن نہ اس وقت ہمیں ان کے نام کا علم تھا نہ اب ہم کچھ کہہ سکتے ہیں کہ وہ کون ہیں۔

یہ تصویر خاکسار نے ایئرپورٹ پر لی تھی۔ جبکہ مکرم امری عبیدی صاحب دوسری دفعہ نائیجیریا سے مشرقی افریقہ کا سفر کرنے والے تھے۔ مکرم امری عبیدی صاحب کو یہ فخر بھی حاصل ہے کہ ان کا ایک بیٹا جامعہ احمدیہ ربوہ کا فارغ التحصیل ہے۔ ربوہ کے دوست انہیں خوب جانتے ہیں۔ تلاوت کے علاوہ جسطرح انہوں نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اشعار یاد کئے ہوئے ہیں اور جس لَے سے وہ پڑھتے ہیں۔ وہ ربوہ کے دوستوں کے دل کو موہ لیتی تھی۔ اب وہ کینیا میں مربی ہیں اور اس بات کی امید کی جاتی ہے کہ اپنے باپ کے نام کو اپنی جماعت کے نام کو اور اپنے ملک کے نام کو روشن کر رہے ہوں گے۔ جامعہ احمدیہ کے نام کو تو وہ یقیناً روشن کر ہی رہے ہیں۔

مکرم امری عبیدی صاحب کی دو تصویریں اور بھی ہیں ایک میں وہ اپنے کینیا سے آئے ہوئے تینوں دوستوں کے ساتھ فیڈرل پیلس ہوٹل میں بیٹھے ہیں۔ میز پر چائے کا سامان رکھا ہے اور غالباً وہ اس چائے سے ان تینوں دوستوں کی میزبانی کرنے والے ہیں۔ دوسری تصویر احمدیہ مشن ہاؤس لیگوس میں لی گئی تھی۔ اس میں ان کے دائیں جانب کینیا سے آئے ہوئے دوست مسٹر یوسف بیٹھے ہیں اور بائیں جانب انور اقبال سیفی جو میرے ان دو بیٹوں میں سے بڑا بیٹا ہے جو نائیجیریا میں پیدا ہوئے تھے۔ اس وقت ان کی عمر تین سال تھی۔ اس تصویر میں آپ احمدیہ مشن ہاؤس کی وزیٹر بک پر اپنا ریمارک تحریر فرما رہے ہیں۔ بطور نائب وزیر اعظم آپ مصر تشریف لے گئے تو سیاسی رنجش کی وجہ سے کسی ناہنجار نے انہیں وہاں کھانے میں زہر

باقی ص۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

# فضل عمر ہسپتال

یوسف سہیل شوق

## تعارف اور قواعد و ضوابط

یہ کتاب فضل عمر ہسپتال کے تعارف اور قواعد و ضوابط پر مشتمل ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ ہسپتال کے ہر شعبہ کے بارے میں تمام ضروری ہدایات یکجا کی جائیں تاکہ مریضوں کے علاج معالجہ کے انتظامات کا معیار بلند سے بلند تر کیا جائے۔ اس میں ہسپتال کی مختصر تاریخ کے ذکر کے علاوہ مختلف شعبہ جات کے اراکین کے فرائض درج کئے گئے ہیں۔ جن شعبہ جات کا ذکر کیا گیا ہے وہ یہ ہیں: انتظامیہ۔ دفتر۔ اس کے دو حصے ہیں جنرل سیکشن اور اکاؤنٹس سیکشن۔ اس کے بعد مالیاتی حکمت عملی اور حسابات بجٹ کے بارے میں قواعد بیان کئے گئے ہیں۔

طبی شعبہ جات میں شعبہ میڈیسن شعبہ سرجری، شعبہ امراض نسواں وزچہ بچہ شعبہ امراض چشم، ڈینٹل کلینک، شعبہ انستھیزیا، فالعیلی کے بارے میں بیان ہے۔ اضافی شعبہ جات میں لیبارٹری، شعبہ ایکسرے و ای سی جی، ایمرجنسی روم، آؤٹ ڈور بلاک، وارڈز، شعبہ حفاظت، شعبہ ٹرانسپورٹ، شعبہ صفائی اور نرسز ٹریننگ پروگرام کی تفاصیل دی گئی ہیں۔

پہلے باب میں ہسپتال کی پالیسی یوں بیان کی گئی ہے۔ "اس ہسپتال کا مقصد بنی نوع انسان کی بلاتمیز مذہب و ملت اور رنگ و نسل خدمت کرنا اور انہیں طبی سہولتوں سے مستفید کرنا ہے"۔

ہسپتال کا سنگ بنیاد ۲۰ر فروری ۱۹۵۶ء کو حضرت فضل عمر نے رکھا اور ۲۱ر مارچ ۱۹۵۸ء کو اس کا افتتاح عمل میں آیا۔ اس کے پہلے سربراہ چیف میڈیکل آفیسر کے طور پر محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب تھے۔ جنہوں نے ۱۹۸۳ء تک اس ہسپتال کی بے لوث خدمات انجام دیں۔ ان کے بعد مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب ایم آر سی پی چیف میڈیکل آفیسر رہے۔ ۱۹۸۷ء میں چیف میڈیکل آفیسر کا عہدہ ختم کر کے ہسپتال کی سربراہی ایڈمنسٹریٹر کے سپرد ہوئی۔ پہلے ایڈمنسٹریٹر جماعت کے نامور خادم دین اور مخلص و فدائی وجود محترم ڈاکٹر عمر الدین سدھو صاحب تھے۔ یکم جولائی ۱۹۸۹ء کو مکرم میجر ریٹائرڈ داؤد احمد صاحب نے یہ عہدہ سنبھالا اور ۱۵ر نومبر ۱۹۹۰ء سے موجودہ ایڈمنسٹریٹر مکرم کرنل ریٹائرڈ ایاز محمود احمد خان صاحب۔ یہ خدمات نہایت احسن طور پر انجام دے رہے ہیں۔

اس ہسپتال کے بارے میں سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد اس طرح سے درج کیا گیا ہے۔

"خواہش یہ ہے اور دعا یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کا ہسپتال دنیا کا بہترین ہسپتال ہو۔ کارکنوں کے اخلاق کے لحاظ سے بھی اور اس لحاظ سے بھی کہ وہ اپنے مریضوں کے لئے دعائیں کرنے والے ہوں اور دوا پر انحصار نہ کرنے والے ہوں۔ اس لحاظ سے کہ غریب کی گہری ہمدردی پائی جاتی ہو۔ اس لحاظ سے بھی کہ فنی ماہرین بھی یہاں چوٹی کے جمع ہوں"۔

ساڑھے سینتیس کنال کے قطعہ زمین پر مشتمل اس ہسپتال کی عمومی نگرانی جماعتی طور پر نظارت امور عامہ کے سپرد ہے۔ گذشتہ چند سالوں میں ہسپتال میں کئی نئی سہولتوں کا اضافہ کیا گیا ہے۔ دانتوں اور آنکھوں کا شعبہ قائم ہوا ہے۔ اسی طرح خواتین کے امراض کے شعبے کو بے حد ترقی دی گئی ہے۔

لیبارٹری کو جدید ساز و سامان سے لیس کیا گیا ہے اور اب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایمرجنسی میں دن کے چوبیس گھنٹے ڈاکٹر اور دیگر عملہ ڈیوٹی پر موجود ہوتا ہے۔ لیبارٹری ایکسرے اور دیگر شعبے دن رات کام کرتے ہیں۔

زیر بحث کتاب کی اشاعت ہسپتال کی تاریخ میں اپنی نوعیت کا واحد واقعہ ہے۔ دیگر ادارے بھی اس کی تقلید کر کے اپنے معیار کو بہتر بنانے کی طرف کامیاب پیش رفت کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے فضل عمر ہسپتال کو دنیا کا بہترین ہسپتال بنا دے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔
"تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ (کشتی نوح)

وسیم احمد شمس

# دوہرا امتحان

انسانی زندگی ایک مسلسل امتحان ہے۔

جس کا آغاز پیدائش اور انجام موت ہے۔ کبھی اپنے لئے، کبھی دوسروں کے لئے ایک انسان کی پیدائش اسکی ماں کے لئے ایک کڑا امتحان ہوتی ہے اور اسکی موت کبھی اولاد اور کبھی والدین کی شکل میں دوسروں کے لئے۔

جس دن انسان اپنی عملی زندگی میں قدم رکھتا ہے اُسی دن سے اس کا اپنا امتحان بھی شروع ہو جاتا ہے۔ ہر قدم پر ایک نیا امتحان اس کا منتظر ہوتا ہے۔ کبھی چھوٹے چھوٹے مسائل کی شکل میں اور کبھی بڑے بڑے مصائب کی صورت

بلند عزم و ہمت اور مضبوط ارادے کا مالک تو ان سارے امتحانوں سے کھیلتا ہوا گذر جاتا ہے۔ بلکہ گنگناتا جاتا ہے کہ

"زندگی زندہ دلی کا نام ہے"

مگر کچھ ایسے بھی تو ہیں جنکی طبع نازک پر یہ بار بڑا ہی گراں ہوتا ہے اُن کے ہاں سے زندگی اک جبر مسلسل کی طرح کاٹی ہے۔

جانے کس جرم کی پائی ہے سزا یاد نہیں

ہاں! کچھ اور لوگ بھی ہیں جن کے لئے یہی امتحان وبال جان نہیں بلکہ راحت و آرام کا پیام بن جاتا ہے۔ اور وہ سرِ عام یہ اعلان کرتے نظر آتے ہیں کہ انہیں ابتلاؤں کے میدان میں طاقت دی گئی ہے اگرچہ کروڑ امتحان ہوں لیکن یہ تو اللہ والے ہیں اور میں عام انسانوں کی بات کر رہا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے مقدس کلام میں دو بڑے امتحانوں کا ذکر فرمایا ہے جیسا کہ ارشاد ہے۔

"تمہارے اموال اور تمہاری اولادیں تمہارے لئے امتحان ہیں"

عجیب بات ہے کہ یہ دونوں چیزیں دہرا امتحان ہیں۔ مثلاً مال، اگر ہو تو امتحان نہ ہو تو بھی امتحان اور پھر اولاد، ہے تو امتحان نہیں ہے تو امتحان۔ مال کے امتحان کا ذکر اللہ تعالیٰ نے پہلے فرمایا ہے۔ شاید اسلئے کہ یہ بڑا امتحان ہے جن کے پاس مال نہیں۔ ان کا امتحان تو سب کے سامنے ہے بلکہ ہادیٔ دو جہاں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر نے تو فقر اور کفر کو قریب قریب دیکھا ہے۔ غریب کی تو ساری زندگی امتحان ہے۔ ہر آنے والا دن نیا امتحان ساتھ لاتا ہے اور رات کے لئے ایک امتحان اپنے پیچھے چھوڑ جاتا ہے۔

کبھی خواہشات کا طوفان، کبھی ضروریات کا سیلاب اور کبھی جان کے لالے۔ اگر کبھی کوئی خواہشات کے طوفان سے بچ کر نکل بھی آیا تو ضروریات زندگی کے سیلاب میں ضرور گھر گیا۔ دال روٹی اور سر چھپانے کے چکر میں زندگی کی شام ہو گئی۔

بظاہر یہ بڑا ہی دردناک اور دل دوز منظر ہے لیکن تصویر کا دوسرا رخ بھی ذرا ملاحظہ ہو۔ امیر کا امتحان اس سے بھی کڑا ہے۔ مال و دولت کی فراوانی، آسائش و آرام کی زندگی، مگر سکون سے خالی۔ اور پھر ہزاروں گناہ ایسے ہیں جن کے دروازے صرف دولت کی چابی سے ہی کھلتے ہیں۔ غریب اُن کے دہانے پر پہنچ کر بھی بچ سکتا ہے مگر امیر بیچارہ کیا کرے۔ اس کے پاس تو ہر دروازے کی چابی ہے، بچے تو کسطرح، پھسلن بھی بہت ہے اور قدم بھی کمزور۔ بس ایک ہی صورت ہے اور وہ قرآن کریم نے تیرھویں پارے کی پہلی آیت میں بتا دی ہے۔

یعنی "بس جس پر میرا اللہ رحم فرما دے"

سو۔ دولت مند کا امتحان زیادہ سخت ہے اسلئے کہ اس کے پاس گناہ کے مواقع غریب کی نسبت کہیں زیادہ ہیں۔ قدم قدم معصیت کے کواڑ کھلے پڑے ہیں اور گام گام برائی کی پھسلن ہے۔ اسکی خوشی بھی اس کو دعوتِ گناہ دے رہی ہے اور غم بھی۔ خوشی کے وقت تو وہ دولت کے خمار میں تمام حدود سے تجاوز کر جانا چاہتا ہے اور غم غلط کرنے کے لئے بھی اسے گناہ ہی کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ ہاں! مگر سب ایک سے نہیں۔ خدا تعالیٰ نے بار بار اُن لوگوں کے لئے بشارت دی ہے جو سب کچھ ہوتے ہوئے بھی میانہ روی اختیار کرتے ہیں۔

اولاد کا معاملہ بھی کچھ ایسا ہی ہے۔ جو محروم ہیں وہ ترستے ہیں۔ جن کے ہاں ہے وہ ویسے پریشان ہیں۔ نہ ہو تو علاج معالجے سے آغاز ہوتا ہے اور انتہا شرک کی تاریکیوں تک آنے کر بھی نہیں ہوتی۔ تعویذ، گنڈا، نذر، نیاز اور پھر منتیں، وہ بھی عجیب عجیب طرح کی، غیر فطری۔ مردہ پرستی اور بالآخر وہی گناہ کی دلدل۔ لیکن سب کے سب بہر حال ایسے نہیں صابر شاکر بھی ہیں۔ جن کو اولاد عطا ہوئی ان کا امتحان بھی ملاحظہ

باقی صٓ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ہماری تاریخ

حضرت نواب محمد دین صاحب فرماتے ہیں:

پچاس سال گذرے ہیں میں ۱۸۸۹ء میں سیالکوٹ ہائی سکول میں پڑھتا تھا۔ اسی سکول میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) مدرس تھے۔ میں عموماً ہر روز عصر کے بعد مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا۔ آپ اکثر ایسے وقت میں شیخ نتھو صاحب (والد ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب) کی دکان پر یا میاں مولا بخش صاحب بوٹ فروش کی دوکان پر ملتے تھے۔ حضرت مولوی صاحب کی تقریر بہت مؤثر اور فصیح ہوا کرتی تھی میں نے سکول میں عربی کا مضمون لے رکھا تھا اور مولوی صاحب سے عربی کی ابتدائی کتاب پڑھا کرتا تھا۔ اسی زمانے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے .... کی کتابوں براہین احمدیہ اور سرمہ چشم آریہ وغیرہ کا بہت چرچا تھا اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب جن کی طبیعت پہلے نیچریت کی طرف زیادہ راغب تھی۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) کی صحبت کے اثر سے نیچریت سے بیزار ہو کر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی غلامی میں داخل ہو گئے تھے۔ مولوی صاحب حکیم حسام الدین صاحب والی بیت میں درس قرآن دیا کرتے تھے اور اسی میں چوہدری نصراللہ خان صاحب شامل ہوا کرتے تھے۔

سیالکوٹ سکول سے فارغ ہو کر میں اسی ضلع کے بندوبست کی ٹریننگ پر تحصیل ظفروال میں تعینات ہوا اور متواتر کئی سال تک دیہاتی زندگی بسر کی ظفروال میں حافظ فصیح الدین صاحب تحصیلدار تھے جو بظاہر بہت متشرع اور دیندار اہل حدیث تھے اور شروع میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے حسن ظنی رکھتے تھے مگر بعد میں سخت مخالف ہو گئے۔

۱۸۹۶ء میں جب لاہور میں جلسہ مذاہب تھا۔ میں حافظ صاحب کے ساتھ جلسے میں گیا تو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سٹیج پر تھے اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مضمون سنا رہے تھے۔ عجیب کیفیت تھی۔ سب لوگ ہمہ تن گوش تھے تقریر سننے کے بعد شام کو جب ہم مکان پر پہنچے تو حافظ فصیح الدین صاحب نے حافظ محمد یوسف صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مضمون کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے کہا... اس سے بہتر مضمون میں نے کبھی نہیں سنا۔ الغرض باوجود مخالفت کے انہوں نے اس مضمون کا نہایت اعلیٰ ہونا تسلیم کیا۔

میں ۱۸۹۷ء میں صاحب کمشنر بندوبست پنچائت کے دفتر میں سپرنٹنڈنٹ تھا اور لاہور میں چوہدری شہاب الدین صاحب مولوی محمد علی صاحب اور میں ایک ہی مکان میں رہتے تھے۔ چوہدری صاحب اور مولوی صاحب ان دنوں وکالت کے امتحان کی تیاری کر رہے تھے۔ مولوی صاحب اکثر قادیان جاتے رہتے تھے۔ وکالت پاس کرنے کے بعد جب انہوں نے کلی طور پر اپنے آپ کو دینی خدمت میں لگا دیا تو ان کی اس قربانی کا میری طبیعت پر بہت اثر ہوا۔

کچھ عرصہ بعد میں ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کے بندوبست پر تعینات ہوا۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب وہاں بھی اکثر مجھے (۔) خط لکھا کرتے تھے۔ میں حسن ظن اور اخلاص رکھتا تھا اور حسب توفیق چندہ بھی دیا کرتا تھا۔ اخبار الحکم اور البدر کا بھی خریدار تھا اور ہمیشہ پڑھا کرتا تھا۔ لیکن جب میں دیکھتا کہ بعض لوگ بیعت کرنے کے بعد احمدیت (چھوڑ جاتے ہیں) بمقابلہ اس کے کہ بیعت کر کے پھر (چھوڑ دینے کا خطرہ لاحق ہو) مجھ کو تو شروع سے حسن ظن رہا ہے لیکن جب کبھی میں سنتا کہ فلاں نے بیعت کی ہوئی تھی۔ اور وہ (چھوڑ گیا ہے) تو میں اکثر یہ تحقیقات کرنے کی کوشش کرتا کہ اس کے (چھوڑ جانے) کی کیا وجہ ہوئی۔ اکثر (چھوڑ جانے) والوں سے گفتگو کا بھی موقع ملا۔ مثلاً ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب پٹیالوی سے جب وہ کئی رسالے مخالفت میں لکھنے کے بعد خاموش ہو گئے۔ تو میں نے پوچھا اب آپ خاموش کیوں ہیں۔ انہوں نے کہا اب احمدیت کا باقی کیا رہ گیا ہے۔ جو میں کچھ لکھوں۔ گویا وہ بزعم خود احمدیت کو ختم کر چکے تھے۔ بعض لوگ جو باوجود ظاہری قربانیوں کے جماعت سے کٹ جاتے ہیں۔ اس کی وجہ وہی ہے جو دنیا میں سب سے پہلے (...) منکروں کو پیش آئی تھی۔ یعنی وہ سمجھنے لگ جاتے ہیں کہ اب ہم پر سارا دارومدار ہے اور ان میں اپنی لیاقت اور قربانیوں وغیرہ کے خیال سے تکبر اور رعونت آجاتی ہے جس سے خدائی قانون کے ماتحت ان کا سارا کیا کرایا برباد ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس تکبر اور رعونت کی بیماری سے محفوظ رکھے

---

بقیہ ص۶ سے آگے

ہو۔ عام بنیادی ضروریات کے علاوہ ان کی تربیت، ان کی صحت، تعلیم، اخلاق اور پھر سب سے بڑھ کر ان کا مستقبل ہر سارے امتحان ہی تو ہیں۔ باپ کی خواہش ہے بیٹا ڈاکٹر بنے، بیٹا سارا دن کبوتروں کے پیچھے کوٹھے پھلانگتا پھرتا ہے۔ ماں چاہتی ہے اس کا لعل بہت بڑا سرکاری افسر بنے۔ صاحبزادے کو آوارہ گردی سے ہی فرصت نہیں۔ اور پھر

انسان کٹھن سے کٹھن محنت مشقت اور مزدوری سے لے کر رشوت اور فراڈ جیسے گھناؤنے جرم تک۔ کیا کچھ نہیں کر رہا۔ اس اولاد کی خاطر۔ لیکن پھر بھی بات بن نہ پائے تو بے چارہ کدھر جائے اس امتحان سے کیسے گذرے۔

ان تمام امتحانوں میں پاس ہونے کا صرف ایک ہی گر ہے جو قرآن کریم نے بتایا ہے اور وہ گر ہے۔

"ایمان باللہ اور عمل صالح"

دنیا ابھی ایسے لوگوں سے خالی نہیں ہوئی جنہوں نے اس گر کو اس زندگی میں اپنا دستور العمل بنایا اور ہر امتحان اور ہر ابتلاء میں سرخرو اور کامیاب ہوئے بے شک وہ تھوڑے ہیں مگر ہیں۔

اور انہی کے وجود سے یہ دنیا اپنی تمام تر بے اعتدالیوں اور ظلموں کے باوجود قائم ہے۔ اگر یہ گر سب اپنا لیں تو دنیا ظلم و جبر کی بجائے امن و آشتی کا گہوارہ بن جائے۔

بقیہ ص۵ سے آگے

دے دیا۔ جس کا فوری اثر ہوا۔ وہ جانبر نہ ہو سکے۔

یہی بات تھی جو اس وقت ہم نے سنی تھی خدا جانے موت کا یہی سبب تھا یا کچھ اور۔ ایسے رازوں سے پردہ کون اٹھا سکتا ہے۔

---

بقیہ: ص۱ سے آگے

بیچ کی دو انگلیوں نے اخلاقی اور روحانی طور پر ترقی نہیں کی یا ان میں کوئی نشوونما نہیں ہوئی تو ان انگلیوں کے ذریعے گرفت کیسے ہو گی۔ جس شخص کی اس طرح کی انگلیاں ہوتی ہیں ہم اسے مفلوج کہتے ہیں۔

پس جن قوموں نے صرف مادی لحاظ سے اور ذہنی لحاظ سے ترقی کی ہے (دین حق) کی اصطلاح میں وہ قومیں مفلوج ہیں کیونکہ انہوں نے اخلاقی اور روحانی لحاظ سے ترقی نہیں کی لیکن وہ تو ناواقف ہیں۔ ان کو پتہ ہی نہیں وہ (دین حق) کی تعلیم سے بے بہرہ ہیں کسی نے ان کو قرآن کریم نہیں سکھایا کسی نے اس کے معارف ان کے سامنے نہیں رکھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ سے ان کا تعلق نہیں پیدا ہوا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱ جنوری ۱۹۷۲ء)

## اطلاعات و اعلانات

**درخواست دعا:** مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ بیوہ میجر شیخ منظور علی صاحب کراچی میں علیل اور زیر علاج ہیں۔

○ مکرم ملک رفیق احمد صاحب کارکن دفتر امانت تحریک جدید کی ٹانگ موٹر سائیکل کے حادثہ میں ٹوٹ گئی ہے۔ وہ آج کل فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

○ مکرم سید کبیر احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ مکرمہ اہلیہ چوہدری شریف احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چک ۱۴۶ ر ب کھیوہ ضلع فیصل آباد راحت ہسپتال فیصل آباد میں داخل ہیں۔ بیماری تشویشناک صورت اختیار کر گئی ہے۔

احباب ان کی کامل شفایابی اور درازی عمر کے لئے دعا کریں۔

• بیکری • مشروبات اور واشنگ پوڈر
گھریلو ضروریات کیلئے خود گھر پر ارزاں بنائیں۔
بیکری کیلئے: بیکنگ پوڈر۔ ایسنس۔ خستہ۔ ناریل پوڈر۔ کوکو پوڈر وغیرہ۔
مشروبات کیلئے: فوڈ کلرز۔ ایسنس۔ سٹرک ایسڈ وغیرہ۔
واشنگ پوڈر کیلئے: ٹنسا پوڈر۔ ٹیسا پول۔ خوشبو و دیگر اشیاء۔
خط لکھ کر یا بذریعہ وی پی پی گھر پر منگوائیں
مشورہ مفت جوابی لفافہ سے حاصل کریں۔
نوٹ: بہترین غیر ملکی معیار کے مطابق
شیمپو بھی دستیاب ہے۔
نصیر برادرز صابن بازار فیصل آباد
فون: دکان: ۲۸۳۱۵ رہائش: ۴۸۳۱۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خبریں

## ملکی خبریں

○ گذشتہ روز حیدرآباد میں تین نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے اندھا دھند فائرنگ کر کے دو پولیس افسروں کو ہلاک اور دو کو زخمی کر دیا۔

○ سکھر میں ہفتہ کی رات اور اتوار کے دن تک جاری رہنے والے فسادات میں ایک انگریزی اخبار کی اطلاع کے مطابق ۳۰ افراد ہلاک اور ۲۰ سے زائد زخمی ہو گئے۔ تشدد کا آغاز ایک شادی کی تقریب پر حملے سے ہوا۔ جس میں دو دہشت گرد اور ایک پولیس والا ہلاک ہو گیا۔ پرانا سکھر کے علاقے میں اس واقعہ کے بعد کرفیو نافذ کر دیا گیا۔ اتوار کی صبح کو ایک لسانی تنظیم نے زبردستی دکانیں اور بازار بند کرانے کی کوشش کی۔ اتوار کو سارا دن ہنگامے جاری رہے۔ نیا سکھر کے علاقے میں بھی سخت کشیدگی ہے اور فوج کو طلب کر لیا گیا ہے۔

○ سندھ ہائی کورٹ کے جسٹس مختار جونیجو کی عدالت نے پی ڈی اے سے تعلق رکھنے والے سردار مقیم خان کھوسو کو سات سال تک پارلیمنٹ یا صوبائی اسمبلی کی رکنیت کے نااہل قرار دے دیا ہے۔

○ سپریم کورٹ میں محترمہ بے نظیر بھٹو کے وکیل نے تمام ریفرنس یکجا کرنے کی درخواست پر دلائل دیتے ہوئے کہا کہ محترمہ بے نظیر بھٹو کے خلاف ریفرنگ اتھارٹی کا رویہ انتقامی اور خصوصی عدالت کا رویہ جانبدارانہ ہے۔ اس لئے ہمیں انصاف کی توقع نہیں۔

○ کوئٹہ شہر میں کرفیو کے نفاذ کے دوسرے روز خوف و ہراس کی فضا طاری ہے۔ شہر پر ویرانی چھائی ہوئی ہے۔ حساس علاقوں میں ملیشیا گشت کر رہی ہے۔

○ سندھ کے ڈاکوؤں نے اعلان کیا ہے کہ اگر عام معافی کا اعلان نہ ہوا تو سرکاری عمارتوں کو نشانہ بنائیں گے۔ صحافیوں کے نام ڈاکوؤں نے اپنے خط میں کہا ہے کہ ہم شریف شہریوں کی طرح زندگی گزارنا چاہتے ہیں ہم خوشی سے نہیں بلکہ وڈیروں اور پولیس کے خوف سے روپوش ہوئے ہیں۔

○ سندھ کے شہر رانی پور میں طلباء نے لاہور سے کراچی جانے والی عوام ایکسپریس کو روک لیا۔ اور ہر ڈبے کی تلاشی لی۔ ان کا خیال تھا کہ اس میں ایک ہزار بہاریوں کو کراچی بھیجا جا رہا ہے طلباء نے کہا کہ بہاریوں کو کراچی نہیں جانے دیا جائے گا ان کو واپس بنگلہ دیش بھیجا جائے۔

○ وزیراعظم نے کہا ہے کہ وہ دن دور نہیں جب پاکستان کی خالق جماعت ملک کو صحیح معنوں میں مضبوط اور خوشحال ملک بنا دے گی۔

○ پی ڈی اے نے وزیراعظم اور ان کے سات وزراء کے خلاف ریفرنس پٹیشن تیار کر لی ہے۔ ان کی مبینہ بے قاعدگیوں اور بدعنوانیوں کے بارے میں ریکارڈ صدر کو بھجوا دیا گیا ہے۔ یہ ریفرنس سپریم کورٹ میں پیش کیا جائے گا۔ کیس کی پیروی کے لئے وکلاء کی ٹیم مقرر کر دی گئی ہے۔

○ کراچی ایکسپریس میں سوار دو گروپوں میں تصادم سے آٹھ افراد زخمی ہو گئے۔

○ وزیراعظم زمبابوے کے دارالحکومت ہرارے میں دولت مشترکہ سربراہ کانفرنس میں شرکت کے لئے پہلے قدم کے طور پر سعودی عرب روانہ ہو گئے ہیں۔ اگلے روز وہ ہرارے روانہ ہو جائیں گے ان کے ہمراہ وزیر مملکت برائے خارجہ مسٹر صدیق کانجو اور وزیراعظم کے مشیر مسٹر اسد جونیجو بھی ہیں۔

○ پاکستان اور ایران شوگر مل، سیمنٹ آٹوموبائیل اور آئل ریفائنری کے شعبوں میں تعاون پر رضامند ہو گئے ہیں

○ امیر جماعت اسلامی نے عبوری حکومت کے قیام اور نئے انتخابات کی مخالفت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کراچی میں ان کے کارکنوں کے گھروں کو آگ لگانے کے لئے ایک مسلح تنظیم خاص قسم کے کیمیکل استعمال کر رہی ہے۔

○ سندھ میں گورنر راج نافذ کرنے کے لئے صلاح مشورے شروع ہو گئے ہیں۔ موقر حلقوں نے کہا ہے کہ کسی بھی وقت سندھ میں صدر راج نافذ ہو سکتا ہے۔

○ وفاقی وزیر اعجاز الحق نے کہا ہے کہ سانحہ بہاولپور کی تحقیقات بند کرنے کی بجائے کھلے عام کرائی جائے۔

○ بری افواج کے کور کمانڈروں کے ایک اجلاس میں ملکی سلامتی کے متعلق فوج کے آئینی کردار پر غور کیا گیا۔

○ پشاور میں بموں سے مسلح طالب علموں نے احتجاجی مظاہرے کئے۔ یہ مظاہرے اسلامی جمعیت طلبہ کی اپیل پر کئے گئے۔

○ پاکستان کی قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر گوہر ایوب بین الپارلیمانی یونین کی صدارت کا الیکشن ہار گئے ہیں۔ برطانوی امیدوار ان کی جگہ کامیاب ہو گیا ہے۔

○ سندھ کے شہر مورو کے قریب ڈاکوؤں نے ایک گاؤں پر حملہ کر کے ایک چھوٹی بچی سمیت تین افراد کو ہلاک کر دیا۔ ڈاکوؤں نے گوٹھ تاج محمد لغاری پر ہفتہ اور اتوار کی درمیانی شب راکٹ لانچروں اور دوسرے جدید ہتھیاروں سے حملہ کیا۔ ڈاکو قیامت بپا کرتے رہے اور پولیس تھانے میں بیٹھی رہی۔

○ وزیراعظم نے کہا ہے کہ سازشی اپوزیشن لیڈروں کو سرعام پھانسی دی جانی چاہیئے انہوں نے کہا کہ بے نظیر بھٹو کے بیانات پر مجھے ہنسی آتی ہے یقیناً عوام بھی ہنستے ہوں گے۔

## غیر ملکی خبریں

○ بھارت میں رومانیہ کے اغوا شدہ سفیر کا ابھی تک کوئی پتہ نہیں چل سکا اس وقت تک ہزاروں گھروں کی تلاشی لی جا چکی ہے اور کئی سو مشتبہ لوگوں کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔

○ افغان مجاہدین نے جلال آباد کے قریب تین حفاظتی چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس وقت مجاہدین گردیز کے قریب اپنی چوکیاں مستحکم کر رہے ہیں ان کا دعویٰ ہے کہ وہ کسی بھی وقت گردیز پر قبضہ کر سکتے ہیں۔

○ امریکی وزیر خارجہ مسٹر جیمز بیکر مشرق وسطیٰ کے مسئلے کے حل کے لئے قاہرہ پہنچ گئے ہیں۔ وہ اس ماہ کے آخر میں متوقع امن کانفرنس کی راہ ہموار کرنے کے لئے آخری بات چیت کریں گے۔

○ اردن کے شاہ حسین نے کہا ہے کہ ان کا ملک ہر حال میں امن کانفرنس میں شامل ہوگا۔ فلسطینیوں کے ایک گروپ سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اردن اپنے مفادات کے دفاع کے لئے کانفرنس میں شامل ہوگا۔

○ امیگریشن کے فرانسیسی وزیر کے اس بیان پر کہ مسلمان یا تو اسلامی شریعت ترک کر دیں اور عورتیں نقاب پہننا چھوڑ دیں اور یا اس ملک سے چلے جائیں، متعدد اسلامی تنظیموں نے سخت احتجاج کیا ہے۔

○ روسی ریاست تاجکستان اور ازبکستان کا مستقبل اب اسلامی قوتوں کے ہاتھ میں ہے۔

○ ترکی کی مسلح افواج نے مسلسل تیسرے دن بھی کرد باغیوں کے خلاف اپنی کارروائی عراق میں داخل ہونے کے بعد جاری رکھی عراق نے اس کارروائی کو اپنے معاملات میں مداخلت قرار دیا ہے۔

○ جاپانی وزیر خارجہ نے چار جاپانی جزائر کی واپسی کے سوال پر روسی رہنماؤں سے مذاکرات شروع کر دیئے ہیں۔

○ بھارتی حکومت آسام کے علیحدگی پسندوں سے مذاکرات کرنے پر تیار ہو گئی ہے۔

○ عراق نے جنوب میں شیعوں کا مقابلہ کرنے کے لئے فوج بھیج دی ہے۔ کربلا اور نجف شاہراہوں پر ٹینک اور توپوں کی تنصیب کر دی گئی ہے۔

پتہ

قدرت ثانیہ کے مظہر اول کے مشہور شاگرد (رجسٹرڈ)
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
م بے اولاد م نرینہ اولاد سے محروم
م اٹھراء م بچوں کا سوکھا پن
گوجرانوالہ فون ۷۳۸۴۴/۷۶۴۹۷ ۰۴۳۱، ربوہ فون ۹۰۶-۲۵۲۲
لاہور - اسلام آباد - قلعہ کالر والہ - ملتان - کراچی